بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

تحقیق اور سوچنے کے بعد بات کریں

﴿Think before speaking﴾

عزیزم جناب ریحان قیوم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ۔

امید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہونگے۔ ماہ فروری میں آپکی ای میل موصول ہوئی تھیں۔ میں اپنی مصروفیات کی وجہ سے آپ کو جلدی جواب نہ دے سکا۔ اس کیلئے معذرت خواہ ہوں۔ سب سے پہلے تو آپکی ای میلز کیلئے شکریہ۔ آپ فرماتے ہیں۔

Name Rehan Qayoom

Suject Re

Dear Sir.

Message

The poem 'Ap Kei Liyey' by Hadhrat Khalifatul Masih IV (Rehmatullah) was not recited at Jalsa Salana UK, 1989. This is a printer's error that you have repeated from the printed version in 'Kalam e Tahir'. Hadhrat Sahib had sent a number of poems to Lajna Imaillah, Karachi for their 1989 Centenary Souvenir edition and this is one of those poems. 'Kalam e Tahir' still needs to be properly edited with the correct dates and I also have some unpublished poems which are not in the book.

Yours Sincerely.

Rehan Qayoom.

Name Rehan Qayoom

Subject Re

Dear Sir.

Message

The Friday Sermon of December 1997 delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (Rehmatullah) was NOT shown upon his passing away. It was first shown on MTA in 2003 AFTER the election of Hadhrat Khalifatul Masih V on the morning of the funeral.

It would be advisable to check your facts before giving sermons on them to argue in favour of your twisted interpretations.

Yours Sincerely.

Rehan Qayoom.

جواباً عرض ہے

اولاً۔ خلیفہ رابع صاحب کی نظم ''آپ کیلئے'' طبع شدہ کلام طاہر کے مطابق بر موقعہ جلسہ سالانہ یو کے ۱۹۸۹ء پڑھی گئی تھی۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ جماعت احمدیہ کے ارباب واختیار سے کہیں کہ وہ کلام طاہر کی صحیح حقائق کے مطابق دوبارہ طباعت کروائیں؟؟؟؟

ثانیاً۔ آپ نے یہ جو کہا ہے کہ خلیفہ رابع صاحب کا ۱۲/دسمبر ۱۹۹۷ء کا خطبہ جمعہ جناب مرزا مسرور احمد صاحب کے انتخاب کے بعد ایم ٹی اے پر چلایا گیا تھا۔ آپکا یہ بیان بھی مکمل طور پر غلط اور حقائق سے رُوگردانی ہے۔ آپ کو واضح رہے کہ جناب خلیفہ رابع صاحب کا ۱۲/دسمبر ۱۹۹۷ء کا خطبہ جمعہ خلیفہ رابع صاحب کی وفات کے بعد اور جناب مرزا مسرور احمد صاحب کے انتخاب سے پہلے بار بار ایم ٹی پر سنایا گیا تھا۔ درجنوں احمدی اس حقیقت کی حلفاً تصدیق کرتے ہیں۔ آپ سے گذارش ہے کہ پہلے آپ تحقیق کر کے اپنی معلومات کو درست کر لیا کریں اور پھر اسکے بعد اگر آپکے پاس اس عاجز کو کوئی نصیحت کرنے کیلئے کچھ ہو تو میں اِسے ویل کم (well come) کروں گا۔ ورنہ ''اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت'' کا محاورہ آپ پر صادق آرہا ہے۔ لہٰذا آپ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے تحقیق کر کے اپنی معلومات کی جانچ پڑتال کر لیا کریں۔

ثالثاً۔ آپکا یہ فرمانا کہ میں باتوں کو توڑ مروڑ کر اِنہیں اپنے حق میں بطور دلیل پیش کرتا ہوں۔ آپکا یہ فرمودہ بھی مکمل طور پر غلط اور گمراہ کن ہے۔ یہ الزام جو آپ مجھ پر لگا رہے ہیں یہ کام جناب خلیفہ ثانی صاحب اور اُسکے جانشینوں اور آپکے قادیانی علماء نے کیے ہیں۔ اگر آپکے الزام کے مطابق میں یہی کچھ کر رہا ہوں تو پھر میں تو جماعت احمدیہ قادیان کے خلفاء اور علماء کو عرصہ بیس سال سے اپنے مقابلہ کیلئے بلا رہا ہوں۔ اگر نعوذ باللہ میں آپکے الزام کے مطابق باتوں کو توڑ مروڑ کر اِنہیں اپنے حق میں بطور دلیل پیش کر رہا ہوں تو قادیانی خلفاء اور علما کو چاہیے تھا کہ وہ میرے مقابلہ پر آ کر میری خبر لیتے۔ میں بڑے ادب کیساتھ بقول غالب جواباً عرض کرتا ہوں کہ ؎ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

قرآن کریم، حضرت بانئے جماعتؑ کے الہامات اور آپکی تحریروں کو آج تک کس نے توڑ مروڑ کر اپنے حق میں پیش کیا ہے؟ خاکسار ذیل میں اس ضمن میں چند سوالات آپکے آگے پیش کرتا ہے۔ اگر آپ اس عاجز پر (باتوں کو توڑ مروڑ کر اپنے حق میں پیش کرنے کے) اپنے جھوٹے الزام میں حق بجانب ہیں تو کیا آپ یا آپکا قادیانی خلیفہ اور آپکے قادیانی علماء مجھے ان سوالوں کے جوابات دینا پسند کریں گے؟؟ جناب ریحان قیوم صاحب۔ آپ کو واضح رہے کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب کا پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہونا تو بہت دور کی بات ہے وہ اور آپکے دیگر بھائی تو پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتے۔ دوسرے لفظوں میں قرآن کریم اور حضرت بانئے جماعتؑ کے مبشر اِلہامات کی روشنی میں ۲۰؍فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت دیا گیا موعودز کی غلام حضورؑ کا کوئی لڑکا نہیں تھا۔ کیونکہ یہ موعودز کی غلام تو آپکے گھر میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ مبشر اِلہامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

موعود غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) سے متعلق مبشر اِلہامات کا ترتیب وار نزول

(۱) ۱۸۸۱ء۔ تخمیناً۔ ’’اِنَّـا نُبَشِّرُكَ بِغُلَا مٍ حَسِيُنٍ ۔‘‘ یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(۲) ۱۸۸۶ء۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہٗ وعزّ اسمہٗ) نے اپنے اِلہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ!

’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفٰے کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُس کیساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کیساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔

وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرو الا ہوگا۔ (اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضا مندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا. ‘‘(تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(۳) ۱۸۹۴ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ‘‘۔ یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۴) ۱۸۹۶ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ ‘‘ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۵) ۱۳/اپریل ۱۸۹۹ء۔ ’’اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔‘‘ یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۶) ۲۶/دسمبر ۱۹۰۵ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔ نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔‘‘ ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰/ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ مورخہ ۱۰/جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۷) مارچ ۱۹۰۶ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔‘‘ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰، ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۸) ۱۹۰۶ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ ‘‘ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۹) ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء۔ ’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔‘‘ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷۔ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۱۰) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ’’(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ ۔ (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔‘‘ (تذکرہ صفحہ ۶۲۲ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۹ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱) ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۱) ۶/ ۷/نومبر ۱۹۰۷ء۔ ’’سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰی ۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ

رَبُّكَ بِاَصۡحَابِ الۡفِيۡلِ۔ .... آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔" (تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰ر نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔ میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحییٰ ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

حضورؑ کے درج بالا مبشر اِلہامات کی روشنی میں موعودز کی غلام یعنی (پسر موعود یا مصلح موعود) نے تو ۶، ۷ر نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا تھا لہٰذا جناب خلیفہ ثانی صاحب یا آپکا کوئی اور بھائی موعودز کی غلام یعنی مصلح موعود کیسے ہو سکتے ہیں؟ میں جناب خلیفہ ثانی صاحب کے دعویٰ مصلح موعود کے سچا ہونے کے متعلق بھی بات نہیں کرتا بلکہ صرف آپ سے، قادیانی علماء اور خلفاء سے صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ قرآن کریم اور موعود زکی غلام سے متعلقہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے مبشر الہامات کی روشنی میں حضورؑ کا کوئی لڑکا پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتا تو پھر جناب خلیفہ ثانی صاحب مصلح موعود کیسے بن گئے؟؟؟ میں جواباً گذارش کرتا ہوں اور آپ کو علم ہونا چاہیے کہ خلیفہ ثانی صاحب کو مصلح موعود بنانے کا کارنامہ خود جناب خلیفہ ثانی صاحب اور اُسکے جانشینوں اور آپکے قادیانی علماء اور بعض دیگر چاپلوس احمدیوں نے قرآن کریم، حضرت بانئے جماعتؑ کے الہامات اور حضورؑ کی تحریروں کو توڑ مروڑ کر سرانجام دیا ہے؟؟؟

(۱)۔۔۔ **سوال**۔۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب نے مصلح موعود ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر کے اور پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ جما کر کیا جماعت احمدیہ میں ایک عظیم فتنہ نہیں ڈالا ہے؟؟؟؟

حضرت بانئے جماعتؑ اپنی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کے متعلق فرماتے ہیں۔۔۔۔ "میری رائے تو یہی ہے کہ جس اَمر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہیے اور کثرتِ رائے اِس میں ہو جائے تو وہی رائے صحیح سمجھنا چاہیے۔ اور وہی قطعی ہونا چاہیے۔ لیکن اِس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں مجھ کو محض اطلاع دی جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میری ہرگز نہیں کرے گی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا اَمر ہو کہ خدا تعالیٰ کا اِس میں کوئی خاص اِرادہ ہو۔ اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے اور بعد میں ہر ایک اَمر میں صرف انجمن کا اِجتہاد ہی کافی ہوگا۔" (مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ ۲۷ر اکتوبر ۱۹۰۷ء بحوالہ حقیقت اِختلاف مؤلف مولوی محمد علی صاحب صفحہ ۷۶)

حضرت بانئے جماعتؑ نے حضرت مولوی نور الدینؓ کو صدیق اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں سے ایک آیت قرار دیا تھا۔ جیسا کہ آپؑ اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں۔

"و کنت اصرخ فی لیلی و نہاری و اقول یاربّ من انصاری یاربّ من انصاری انی فرد مہین۔ فلما توا ترفع یدالدعوات۔ و امتلأ منہ حوّ السمٰوات۔ اجیب تضرعی۔ و فارت رحمۃ ربّ العالمین۔ فاعطانی ربیّ صدیقا صدوقا۔۔۔۔ اسمہ کصفاتہ النورانیۃ نورالدین۔۔۔۔ و لما جاء نی و لاقانی و وقع نظری علیہ رایتہ آیۃً من آیات ربیّ و ایقنت انہ دُعائی الذی کنت اداوم علیہ و اشرب حسی۔ و نبّانی حدسی۔ انہ من عباداللّٰہ المنتخبین۔" (آئینہ کمالاتِ اِسلام ۱۸۹۳ء بحوالہ

روحانی خزائن جلد۵ صفحات ۵۸۱۔۵۸۳)

’’میں رات دِن خدا تعالیٰ کے حضور چلاّ تا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے ربّ میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا ہوں اور جب دُعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور فضائے آسمانی میری دُعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔۔۔ اِس کا نام اِسکی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔۔۔ جب وہ میرے پاس آ کر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے ربّ کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اِس دُعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔‘‘ (ترجمہ از عربی عبارت بحوالہ مرقاتُ الیقین فی حَیاتِ نورالدّین صفحہ ۱۔۲ مرتبہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

مزید آپؑ فرماتے ہیں۔ ؎ چہ خوش بُودے اگر ہر یک ز اُمت نورِ دیں بودے ہمیں بُودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقیں بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہوا گر قوم کا ہر فرد نورِ دین بن جائے۔ مگر یہ تو تب ہی ہو سکتا ہے کہ ہر دِل یقین کے نور سے بھر جائے۔

اسی برگزیدہ وجود یعنی حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے مورخہ ۱۵؍ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو خطبہ عید الفطر میں ’’رسالہ الوصیت‘‘ کی حقیقت پر یوں اظہار خیال فرمایا:۔

’’حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سناتا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا اُس کا معاملہ تو خُدا کے سپرد کر دیا اور اُدھر چودہ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر اِن چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اِسے اپنا خلیفہ مانو اور اِس طرح تمہیں اِکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کا خلاف کرنیوالا ہے وہ خُدا کا مخالف ہے۔ چنانچہ فرمایا وَيَتَّبِعۡ غَيۡرَ سَبِيۡلِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصۡلِهٖ جَهَـنَّمَؕ وَسَآءَتۡ مَصِيۡرًا (النساء:۱۱٦)۔ میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے۔ واقعی چودہ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے اور اِنکی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کیلئے منتخب فرمایا اپنی تقویٰ کی رائے سے، اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزار ہا ہزار لوگوں کو اسی کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے۔ تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دے گا؟ ہر گز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سنو۔ اگر اب اِس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو فَاَعۡقَبَهُمۡ نِفَاقًا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ (التوبہ:۷۷) کے مصداق بنو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا؟ اس لئے کہ تم میں بعض نافہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔‘‘ (خطبات نور۔ صفحہ ۴۱۹)

(۲)۔۔ **سوال**۔۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اپنے والد محترم حضرت مرزا غلام احمدؑ کی منشاء کے برخلاف اُن کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ (مجلس اِنتخاب) کو ردّ کر کے کچھ خوشامدی اور چاپلوس احمدیوں سے اپنا بطور خلیفہ ثانی انتخاب نہیں کروایا تھا اور کیا یہ انتخاب حضورؑ کی منشاء کے برخلاف نہیں تھا؟؟؟ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کو ختم کرنے کے خلیفہ ثانی صاحب کے عظیم

کارنامے کے آگے کسی بات کو توڑنے اور مروڑنے کی کیا حیثیت ہے؟؟؟

خاندان نبوت کے افراد نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی زندگی میں آپ سے قدرت ثانیہ کے نزول کیلئے دعائیں کروانے کی درخواست کی تھی۔ خاندان نبوت کے افراد، حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ اور سارے اصحاب احمدؑ مل کر قدرت ثانیہ کیلئے دعائیں کرتے رہے تھے۔ جیسا کہ تاریخ احمدیت جلد۳ صفحہ نمبر۲۱۲ سے ثابت ہے۔

”قدرتِ ثانیہ کیلئے اجتماعی دعا: ۔حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ کے ظہور کیلئے ہر ملک میں اکھٹے ہو کر اجتماعی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اولؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ اخبارات میں اجتماعی دعا کی تحریک شائع کریں۔ چنانچہ انہوں نے اسکی تعمیل میں اعلان شائع کر دیا۔ قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں یہ اجتماعی دعا کراتے رہے۔“ (تاریخ احمدیت جلد۳ صفحہ۲۱۲)

(۳)۔۔**سوال**۔۔حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی وفات اور اپنا انتخاب کروانے کے بعد جناب خلیفہ ثانی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے انتخاب کی جگہ پر مقام ظہور قدرت ثانیہ کا بورڈ لگا کر کیا جعلسازی نہیں کی تھی؟؟؟ خلیفہ ثانی صاحب کی اس جعلسازی کے آگے کسی بات کو توڑنے اور مروڑنے کی کیا حیثیت ہے؟؟؟

آنحضرتﷺ فرماتے ہیں۔ (۱)”عَنِ ابنِ عبَّاس رَضيَ اللّٰه عَنهُ مَرفُوعًاقَالَ لَن تَهلُكَ اُمَّة“ اَنَا فِیۡ اَوَّ لِهَاوَعِیسیٰ بنُ مَریَمَ فِیۡ اٰخِرِهَاوَالۡمِهدِیۡ وَسَطِهَا۔ “(کنزالعمال ۲/ ۱۸۷۔ جامع الصغیر۲/۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ۴۰۲) ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا۔ وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جس کے شروع میں، میں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

(۲)”عَنۡ جَعفَرٍؓ عَنۡ اَبِیهِ عَنۡ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِﷺ اَبۡشِرُوۡااَبۡشِرُوۡا۔۔۔ کَیۡفَ تَهلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالۡمَهدِیُّ وَسُطُهَا وَالۡمَسِیۡحُ اٰخِرُهَا وَلٰکِنۡ بَیۡنَ ذَالِكَ فَیۡجٌ اَعۡوَجُ لَیۡسُوۡامِنِّیۡ وَلَااَنَا مِنۡهُمۡ۔ رواه رزین۔“ (مشکوۃ شریف جلد۳ صفحہ۲۹۳) ترجمہ۔ جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔۔۔۔ وہ اُمت کیسے ہلاک ہو جس کے اوّل میں، میں ہوں، مہدی اُسکے وسط میں اور مسیح اُسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا اِنکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح محمدی مریم حضرت مہدی و مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ (۱)”اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔“ (روحانی خزائن جلد۳ صفحہ۳۱۸)

(۲) اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم یعنی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کو بشارت دیتے ہوئے اِلہاماً فرمایا تھا۔

ز درگاہِ خدا مردے بصد اعزاز می آید　　مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ باز می آید

ترجمہ۔ خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔ اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے (تذکرہ صفحہ۔ ٦٨٤)

(۴) ۔۔ **سوال** ۔۔ آپ کے خلفاء اور علماء آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی میں امام مہدی کے بعد بشارت دیئے گئے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو گول کرتے ہوئے کیا احمدیوں کو گمراہ نہیں کرتے پھر رہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد بطور مہدی و مسیح موعود صرف ایک وجود کی بشارت دی ہوئی ہے؟؟؟ قادیانی خلفاء اور علماء کے جماعت احمدیہ میں ایک مبشر وجود یعنی مسیح عیسیٰ ابن مریم کو سرے سے ہی غائب کر دینے کے آگے کسی بات کو تروڑنے اور مروڑنے کی کیا حیثیت ہے؟؟؟

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ (۱) ''اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔'' (ابوداؤد کتاب الملاحم) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ''رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو اسکے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔''

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ اسی حدیث کی روشنی میں فرماتے ہیں۔ (۲) ''خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدّد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔'' (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲٦۲)

(۵) ۔۔ **سوال** ۔۔ خلیفہ ثانی صاحب اور اِسکے جانشینوں نے آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی پیشگوئی، ایمان اور عقیدہ کے برخلاف حدیث مجددین کو ردّ کر کے جماعت احمدیہ میں ختم نبوت کی طرح کیا ختم مجددیت کا فتنہ نہیں ڈالا ہے؟؟؟ قرآن کریم، آنحضرت ﷺ کے مبارک فرمودات اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے الہام اور تحریری فرمودات کے خلاف ختم مجددیت کا عقیدہ گھڑنے کے آگے کسی بات کو توڑنے اور مروڑنے کی کیا حیثیت ہے؟؟؟

(٦) ۔۔ **سوال** ۔۔ ۱۹۱۴ء کے بعد قادیانی خلفاء نے احمدیوں سے آزادی ضمیر کا بنیادی حق چھین کر اُنہیں گونگے اور اَسیر نہیں بنایا ہے؟؟

(۷) ۔۔ **سوال** ۔۔ قادیانی خلفاء نے آنحضرت ﷺ اور حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور منشاء کے برخلاف احمدیوں پر درجنوں چندے لاگو کر کے اُنہیں لوٹا نہیں ہے؟؟؟

(۸) ۔۔ **سوال** ۔۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی منشاء اور مقصد کے برخلاف قادیانی خلفاء نے اپنی مذہبی آمریت کو مستحکم اور دائمی بنانے کیلئے کیا وصیتی چندے کو ڈھال نہیں بنایا ہے؟؟؟

(۹) ۔۔ **سوال** ۔۔ قادیانی خلفاء اور علماء نے ۱۹۱۴ء کے بعد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی درج ذیل تحریر میں بیان فرمودہ کیا دجّالی کام نہیں کیے ہیں؟؟؟ حضورؑ فرماتے ہیں۔۔۔ ''وانت تعلم ان حقیقۃ الظلم وضع الشئ فی غیر موضعہ عمدا و بالارادۃ لینتقب وجہ المھجۃ ویسدّ طریق الاستفادۃ و یلتبس الامر علی السا لکین۔ فالظالم ھو الذی یحلّ محلّ المحرفین و یبدل العبارات کالخائنین و یجترء علے الزیادۃ فی موضع التقلیل و التقلیل فی موضع الزیادۃ کیفاو کماو ینقل الکلمات من معنے الی

معنے ظلمًاوزورًا من غیر وجود قرینة صارفةٍ الیه ثم یاخذید عوالناس الی مفتریانه کالخادعین۔ و مامعنے الدجل و الدجالة الاھذا فلیفکرمن کان من المفکرین۔ اور تجھے معلوم ہو کہ ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اُٹھا کر عمداً غیر محل پر رکھی جائے۔ تاراہ چھپ جاوے۔ اور اِستفادہ کا طریق بند ہو جاوے۔ اور چلنے والوں پر بات ملتبس ہو جاوے۔ پس ظالم اُس کو کہیں گے جو محرفوں کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح عبارتوں کو بدلا دے اور جرأت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم کر دیوے۔ کیا کیفیت کی رُو سے اور کیا کیمیت کی رُو سے اور محض ظلم اور جھوٹ کی راہ سے کلموں کو ایک معنی سے دوسرے معنوں کی طرف لے جاوے۔ حالانکہ اُسکے فعل کیلئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو۔ اور پھر اِس بناء پر دھوکہ دینے والوں کی طرح لوگوں کو اپنی مفتریات کی طرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اِسکے کچھ نہیں۔ پس جو شخص فکر کر سکتا ہے اس میں فکر کرے۔ ’’(نورالحق حصہ اوّل (عربی) اشاعت فروری ۱۸۹۴ء۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۷۹)

جناب ریحان قیوم صاحب۔ آپ درج بالا سوالوں پر تعصب سے پاک ہو کر تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ غور و فکر فرمائیں گے تو آپ کو بخوبی علم بھی لگ جائے گا اور آپ کو اندازہ بھی ہو جائے گا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے الہاموں اور تحریروں کو توڑنے اور مروڑنے کا دجالی کام آج تک کس نے کیا اور اِنکی شروعات کرنے والے کون لوگ تھے اور ہیں؟؟؟۔۔۔ فَتَدَبَّرُو اَیُّھَا الْعَاقِلُوْن۔۔۔ والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

موعود زکی غلام مسیح الزماں (مجدد صدی پانزدہم)

۷/ مارچ ۲۰۱۳ء

☆☆☆☆☆☆☆☆